٢٦/٠٣/٠١
٢٩/٠٣/٠٩
(٩١)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبد الحلیم

٨١/٧٧٨-٢٨ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اِن مسائل کے بارے میں

① i عام طور پر جو غیبت کر رہا ہوتا ہے اس کو متنبہ کر دیا جائے تو وہ فوراً کہہ دیتا ہے کہ یہ بات تو میں اس کے منہ پر بھی کہہ سکتا ہوں۔

ii بعض غیبت سننے والے اس کو نہیں جانتے ہوتے جس کی غیبت کی جا رہی ہوتی ہے حالانکہ غیبت کرنے والا اس کو اچھی طرح جانتا ہے

iii غیبت کرنے والا مثلاً زید، بکر کے سامنے خالد کا تذکرہ کرتا ہے خالد کا نام لیے بغیر۔ تو کیا زید کو غیبت کرنے کا اور بکر کو سننے کا گناہ ہوگا؟

iv کیا غیبت کے ثبوت کے لیے ضروری ہے کہ جس کی برائی بیان کی جاتی ہے جب اس کو اپنی برائی بیان کئے جانے کی خبر ہو تو وہ برا جانے یا صرف کسی کی پیٹھ پیچھے برائی بیان کرنا بھی غیبت ہے۔

v ایک دوسرے سے جدا ہوتے وقت " اچھا بھی کہی سنی۔ کمی و کوتاہی معاف کر دینا" کہہ دینے سے غیبت معاف ہو جائیگی؟

براہ کرم ہر جزئی کے خط کشیدہ الفاظ کے احکام کی وضاحت فرمائیے۔

② الف ہماری مسجد میں اوپر والی مسجد میں نماز باجماعت ہوتی ہے پہلی صف میں ٥٠ فٹ مسجد شرعی کا حصہ ہے اور دونوں طرف ٢٠-٢٠ فٹ مسجد سے خارج فناء مسجد کا حصہ ہے۔ علاوہ ازیں مسجد کے تہہ خانہ اور اوپر والی مسجد میں بھی نمازی ہوتے ہیں۔ تو کیا درمیانی حصہ کی ٩٠ فٹ لمبی صف اول (٥٠ فٹ شرعی مسجد اور ٤٠ فٹ فناء مسجد) تہہ خانہ اور بالا خانہ کی پہلی صف پر صف اول کا ہی اطلاق و ثواب ہوگا؟

ب جماعت مسجد کے کس حصے میں ہونا افضل ہے۔ تہہ خانہ۔ بالاخانہ یا درمیان۔

ج مسجد میں کھڑے ہونے کی ترتیب کیا ہو۔ مطلب: اگر نماز درمیانی منزل میں ہو رہی ہو تو یہ حصہ بھر جانے کی صورت تہہ خانے میں صفیں بنائی جائیں یا بالا خانہ میں؟

د صفوں کی افضلیت کی ترتیب کیا ہوگی؟ مطلب اول درمیانی مسجد کی، دوم صفیں پھر تہہ خانہ کی صفیں پھر سب سے اوپر والی مسجد کی صفیں ہوں گی۔۔۔ یا۔۔۔؟

③ فرائض کے بعد سنن سے پہلے امام، مقتدی، منفرد کے لیے اسی جگہ یا جگہ بدل کر اوراد مسنونہ پورے کرنے کا کیا حکم ہے؟

محمد راشد ڈسکوی
سیالکوٹی
عرفت محمد
٢٨ صفر ١٤٢٩ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) "میں یہ بات اس کے منہ پر بھی کہہ سکتا ہوں" کہنے کے باوجود یہ غیبت ہی شمار ہوگی۔

(۲) یہ غیبت نہیں ہے۔

(۳) اگر بکر کو معلوم نہ ہو کہ یہ تذکرہ خالد کا ہے تب یہ غیبت نہیں، ورنہ غیبت ہے۔

(۴) غیبت اس کو کہتے ہیں، کہ کسی کا پس پشت ایسا تذکرہ کرنا کہ اگر اس کو معلوم ہو جائے تو وہ اس کو برا سمجھے، اور عامۃً سلیم الطبع انسان اپنی برائی بیان کرنے کو برا ہی سمجھتا ہے،

(۵) جس شخص کی غیبت کی گئی ہے اس کو وہ باتیں جو غائبانہ طور پر کی ہیں تفصیل کیساتھ بیان کر کے معافی مانگنا ضروری ہے، البتہ اگر تفصیلی بیان میں ضرر کا کوئی اندیشہ ہو تو پھر اجمالی (اچھا بھائی، کہی سنی، کمی وکوتاہی معاف کردینا) معافی مانگ لے، لیکن اگر معافی مانگنے اور احسان کے باوجود معاف نہ کرے تو توبہ واستغفار کرلے، اس سے غیبت کی تلافی ہوجائیگی،

جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی مانگ لے، اس کی تعریف کی جائے، اس کے لئے دعا خیر کی جائے، اس کے لئے ایصال ثواب کیا جائے، اور اس کے ساتھ اور اس کے متعلقین کے ساتھ احسان کیا جائے، انشاء اللہ مکافات ہوجائے گا۔

(۲) صف اول کا مصداق وہ صف ہے جو امام کے متصل ہے، اس کے علاوہ کسی اور صف پر صف اول کا اطلاق درست نہیں۔

(ب، ج) مسجد کی اصل وضع اور امت کے متوارث تعامل پر عمل کرنا چاہئے، کہ عامۃً تہہ خانہ میں مصالح مسجد کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ اور اس کے اوپر والی منزل میں امام جماعت کراتا ہے جب تک اس منزل میں گنجائش ہو دوسری منزل میں جانا ناپسندیدہ ہے، جب یہ منزل نمازیوں سے بھر جائے تب بالائی منزل میں چلے جائیں، لیکن اگر بعض نمازی تہہ خانے میں چلے جاتے ہیں تو بھی ٹھیک ہے مگر بہتر یہ ہے کہ امت کے تعامل و توارث کو ملحوظ خاطر رکھا جائے،

(د) جب یہ معلوم ہوگیا کہ صف اول کا مصداق وہ صف ہے جو امام سے متصل ہے تو پھر صفوں کی فضیلت کے اعتبار سے امام کے پیچھے جو اول صف ہے اس میں کھڑے ہونے میں صف ثانی میں کھڑے ہونے سے زیادہ ثواب ہے، اسی طرح ثانی میں ثالث سے زیادہ ثواب ہے۔

(۳) جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ جن فرائض کے بعد سنن ہیں تو سنن پڑھنے کے بعد، اور جن کے بعد سنن نہیں تو فرائض سے متصلاً جہاں اوراد پڑھنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

جامعة فاروقية — دار الافتاء

① ولو اغتاب أهل قرية فليس بغيبة، لأنه لا يريد به كلهم بل بعضهم وهو مجهول، خانية. فتباح غيبة مجهول ومتظاهر بقبيح...... لأن المحذور تفهيمه دون ما به التفهيم، وأما إذا لم يفهم عينه جاز....... وفيها الغيبة أن تصف أخاك حال كونه غائبا بوصف يكرهه إذا سمعه..... وإذا لم تبلغه يكفيه الندم، وإلا شرط بيان كل ما اغتابه به.

(التنوير مع الدر، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ٩/٦٧٤-٦٧٢ حقانية)

② قوله: (ومتظاهر بقبيح) وهو الذي لا يستتر عنه ولا يؤثر عنده إذا قيل عنه إنه يفعل كذا اهـ. ابن الشحنة. قال في تبيين المحارم: فيجوز ذكره بما يجاهر به لا غيره، قال صلى الله عليه وسلم "من ألقى جلباب الحياء عن وجهه فلا غيبة له" وأما إذا كان مستترا فلا يجوز غيبته.

(حاشية ابن عابدين: كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ٩/٦٧٤ حقانية)

③ قوله: (حال كونه غائبا) هذا القيد مأخوذ من مفهومها اللغوي ولم يذكر في الحديث الآتي، والظاهر أنه لو ذكر في وجهه فهو سب وشتم، وهو حرام أيضا بالأولى، لأنه أبلغ في الإيذاء من حال الغيبة سيما قبل بلوغها المغتاب وهو أحد تفسيرين لقوله تعالى "ولا تلمزوا أنفسكم"....... قوله: (وإلا شرط بيان كل ما اغتابه به) أي مع الاستغفار والتوبة، والمراد أن يبين له ذلك ويعتذر إليه ليسمح عنه بأن يبالغ في الثناء عليه، والتودد إليه، ويلازم ذلك حتى يطيب قلبه، وإن لم يطب قلبه كان اعتذاره وتودده حسنة يقابل بها سيئة الغيبة في الآخرة، وعليه أن يخلص في الاعتذار وإلا فهو ذنب آخر..... ويجب أن يفصل له إلا أن يكون التفصيل مضرا له كذكره عيوبا يخفيها فإنه يستحل منها مبهما اهـ

(حاشية ابن عابدين: كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ٩/٦٧٤، ٦٧٧ حقانية)

④ وخير صفوف الرجال أولها، قوله: (وخير صفوف الرجال أولها) لأنه روي في الأخبار: إن الله تعالى إذا أنزل الرحمة على الجماعة

Scanned by CamScanner

بين لها أو لا على الإمام، ثم تتجاوز عنه إلى من بحذائه في الصف الأول، ثم إلى الميامن، ثم إلى المياسر، ثم إلى الصف الثاني. وتمامه في البحر..... ويؤخذ من تعريف الصف الأول بما هو خلف الإمام، أي لا خلف مقتد آخر [illegible] ولو صلى على رفوف المسجد إن وجد في صحنه مكانا كره كقيامه في صف خلف صف فيه فرجة.

(حاشية ابن عابدين: كتاب الصلوة، ٢/ ٣٧٢، ٣٧٤، ط: حقانية)

(٥) ويكره تأخير السنة إلا بقدر اللهم أنت السلام إلخ. قال الحلواني لا بأس بالفصل بالأوراد، واختاره الكمال، قال الحلبي إن أريد بالكراهة التنزيهية ارتفع الخلاف. قلت: وفي حفظي حمله على القليلة.

(حاشية ابن عابدين: كتاب الصلوة، ٢/ ٣٠٠، ط حقانية)

(٦) (وكذا في بدائع الصنائع: كتاب الصلوة، ١/ ٣٩٤، رشيدية) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: عبد الحليم عزيز
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية
بكراتشي باكستان
٧/ ٤/ ١٤٢٩هـ

الجواب صحيح
[illegible]

الجواب صحيح
[illegible] غفرله
٢٦/ ٤/ ٢٩ھ

جامعة فاروقية دار الإفتاء
شاہ فیصل کالونی نمبر ٤ کراچی پاکستان